

اتباع شہوات کی تباه کاریاں

25-May-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَىٰ اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلَىٰ اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

نَوِيْتُ سُنَّتِ الْعِتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخل مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا

کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آپ زَمَ زَمَ یاد م کیا ہو اپانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ کریم کی رضا ہو۔ ”فتاویٰ شامی“ میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اعتکاف کی نیت کر لے، کچھ دیر ذکر اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھانی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

نبی کریم رءوف رحیم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا أَبْهَأَ مَلَكٌ مُّوَكَّلٌ بِهَا حَتَّىٰ يُبَلِّغَنِيَّهَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے

اور ایک فرشتہ اس دُرودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر رہے۔ (معجم کبیر، ۱۳۳/۸، رقم: ۷۶۱۱)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: **أَفْضَلُ الْعَمَلِ النَّبِيَّةُ الصَّادِقَةُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔^(۱) اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ﴿عَلِّمَ سَيِّئِينَ﴾ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سنوں گا ﴿بِأَدَبٍ بِيْطُحُونَ﴾ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ﴿اِصْلَاحَ﴾ اپنی اصلاح کے لئے بیان سنوں گا ﴿جُوْ سُنُوْنَ﴾ جو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

کیا بیماری بذاتِ خود دوا بن سکتی ہے؟

”عُيُوْنُ الْحَاكِيَات“ جلد 1، صفحہ 367 پر ہے: سلسلہ قادریہ رَضَوِيہ کے مشہور بزرگ حضرت ابو قاسم جنید بغدادی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ایک رات مجھے بڑی بے چینی ہوئی۔ میں عبادتِ الہی میں مشغول رہا لیکن مجھے سکون نہیں مل رہا تھا۔ میں نے خوب کوشش کی کہ عبادت میں یکسوئی (Full Attention) اور خُشُوْع و خُضُوْع حاصل ہو جائے لیکن میں اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں نے قرآنِ پاک کی تلاوت شروع کر دی لیکن مجھے پھر بھی یکسوئی (Full Attention) اور دلی سکون حاصل نہ ہوا۔ میں بہت حیران تھا کہ آخر آج ایسی کیا بات ہے کہ مجھے عبادتِ الہی میں یکسوئی حاصل نہیں ہو رہی اور میرا سکون مجھ سے دُور ہو گیا ہے۔ آخر کار رات کے آخری حصے میں، میں نے اپنی چادر کندھے پر ڈالی اور گھر سے باہر نکل آیا۔ کچھ دُور جا کر راستے میں مجھے ایک شخص نظر آیا، جو چادر میں لپٹا ہوا تھا۔

1... جامع صغیر صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

جب میں اس کے قریب گیا تو اس نے اپنا سر اٹھایا اور مجھ سے پوچھا: تم اتنے پریشان کیوں ہو؟ کیا قیامت برپا ہو چکی ہے؟ میں نے کہا: کیا قیامت کا مقررہ دن آ گیا ہے؟ اس شخص نے کہا: نہیں، بلکہ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا تم دل کی پلچل اور بے چینی کی وجہ سے پریشان ہو کر دلی سکون حاصل کرنے جا رہے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! واقعی میں دلی سکون کی تلاش میں باہر نکلا ہوں اور یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کس وجہ سے مجھے آج رات سکون نہیں مل رہا؟ (پھر میں نے اس سے پوچھا: اچھا یہ بتاؤ! کیا تمہیں مجھ سے کوئی حاجت ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: ہاں، مجھے تم سے حاجت ہے۔ میں نے استفسار کیا: بتاؤ، کیا حاجت ہے؟ اس نے جواب دیا: اے ابو قاسم! مجھے یہ بتائیے، کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے کہ بیماری خود دوا بن جائے؟ میں نے کہا: جی ہاں، ایک صورت ایسی ہے کہ بیماری خود دوا بن جاتی ہے۔ غور سے سُن! جب تُو خواہشاتِ نفس کی مخالفت کریگا تو دل کی تمام بیماریاں تجھ سے دُور ہو جائیں گی اور یہی بیماریاں دوا بن جائیں گی۔

یہ سُن کر اس شخص نے ایک آہ سرد دل پر دَر دے کھینچی اور کہنے لگا: مجھے آج رات اس سوال کا جواب 7 مرتبہ اسی طرح دیا جا چکا ہے، لیکن میری یہ خواہش تھی کہ میں آپ کی زبانی اپنے سوال کا جواب سُنوں۔ اللہ پاک کے فضل و کرم سے میری یہ خواہش پوری ہو گئی اور میں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی مبارک زبان سے اپنے سوال کا جواب سُن چکا۔ اتنا کہنے کے بعد وہ شخص وہاں سے رُخصت ہو گیا اور پھر دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔ (عیون الحکایات، ص: ۱۹۴)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ سلسلہ قادریہ رَضْوِیہ کے عظیم بزرگ حضرت ابو قاسم جنید بغدادی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اس شخص کو دل کی بیماریوں کا کیسا زبردست سُخڑ بتایا کہ جب تُو خواہشاتِ نفس کی مخالفت کریگا تو دل کی تمام بیماریاں تجھ سے دُور ہو جائیں گی اور یہی بیماریاں دوا بھی بن جائیں گی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہوتوں کی پیروی اور نَفْسَانِی

خواہشات کو پورا کرنا کس قدر مُہلک امراض میں سے ہے کہ یہ دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے بھر دیتا ہے، ذرا غور فرمائیں کہ کہیں یہی وجہ تو نہیں ہے کہ ہمارے دل پر نیکی کی بات اثر نہیں کرتی اور عبادات میں دل نہیں لگتا، لہذا ہمیں بھی اس حکایت سے درس حاصل کرنا چاہیے کہ بے جا خواہشات اور اتباعِ شہوات میں پڑ کر اپنی زندگی کے روشن چراغ کو گل کرنے کے بجائے سنتوں کے مطابق نیکیوں والی زندگی گزارنی چاہیے۔

اتباعِ شہوات کی تعریف!

یاد رکھئے! جائز و ناجائز کی پروا کئے بغیر نفس کی ہر خواہش پوری کرنے میں لگ جانا، اتباعِ شہوات کہلاتا ہے۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص 101) یقیناً شہوات کے پیچھے پڑنے میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے، اس کی نحوستوں کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

ہلاک کر دینے والی تین چیزیں:

رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک ہے: ”3 چیزیں ہلاکت میں ڈال دیتی ہیں۔

(1) حرص و طمع میں گم رہنا (2) نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا (3) بندے کا اپنے آپ پر فخر

کرنا۔ (المعجم الاوسط، ۲/۱۲، حدیث ۵۷۵۴)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم نفسانی خواہشات کا قلع قمع کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ان شاء اللہ حرص و طمع کی عادت بد بھی نکل جائے گی اور طرح طرح کے گناہوں سے بھی بچھڑکار نصیب ہو گا اور یوں ہمارا باطن پاک و صاف ہو جائے گا اور ہمیں خُشوع و خُضوع کے ساتھ عبادات میں دل لگنے کی نعمت بھی حاصل ہو جائے گی۔ اِنْ شَاءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! انسان کی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں، دن بدن خواہشات کا یہ دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ فی زمانہ ان خواہشات کی آگ کو بجھانے کیلئے چاہے قرض لینا پڑے یا ناجائز و حرام ذرائع استعمال کرنے پڑ جائیں اس کی بھی پروا نہیں کی جاتی۔ آئیے! اتباعِ شہوات کی مذمت میں قرآنِ پاک کی چند آیاتِ مبارکہ سنئے ہیں تاکہ ہمیں بھی نفسانی خواہشات اور اتباعِ شہوات کی تباہ کاریاں معلوم ہوں اور اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ اللہ پاک پارہ 16 سورہ مریم کی آیت نمبر 59 میں ارشاد فرماتا ہے:

تَزَجَّهَ كُنُزَ الْعُرْفَانِ: تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جا لیں گے۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا
الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ
يَلْقَوْنَ غِيًّا ﴿٥٩﴾

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ اس آیت کے تحت نقل فرماتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا کہ عنقریب میری اُمت میں سے اہل کتاب اور اہل لبن ہلاک ہو جائیں گے میں نے عرض کی: یا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اہل کتاب کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو کتاب اس لئے سیکھتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے ایمان والوں سے جھگڑا کریں۔ میں نے عرض کی: اہل لبن کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو شہوات کی پیروی کرتے ہیں اور نمازوں کو ضائع کرتے ہیں۔

(تفسیر درمنثور ج 5، ص 524) (المستدرک علی الصحیحین، ج 3، ص 126، ح 3269)

حضرت ابن اشعث رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ اللہ پاک نے حضرت داؤد عَلَيْهِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ بے شک وہ دل جو دنیا کی خواہشات کے ساتھ مُعَلَّقٌ (جڑے ہوئے) ہیں وہ مجھ

سے دُور ہیں۔ (تفسیر دُرّ منثور ج ۵، ص ۵۲۶)

ایک مقام پر اللہ پاک یوں ارشاد فرماتا ہے:

تَرْجَمَهُ كَنَزَ الْعُرْفَانَ: اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے
رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو لوگ اپنی خواہشات کی
پیروی کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ
سے بہت دور ہو جاؤ۔

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ قَت وَيُرِيْدُ
الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهْوَاتِ اَنْ تَتَّبِعُوْا
مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ (پ ۵، النساء، آیت ۲۷)

اس آیت مبارکہ کا شانِ نُزول یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اور مجوسی، بھائی اور بہن کی بیٹیوں سے نکاح حلال سمجھتے تھے، جب اللہ پاک نے ان سے نکاح کرنے کو حرام فرمایا تو وہ مسلمانوں سے کہنے لگے کہ جس طرح آپ خالہ اور پھوپھی کی بیٹی سے نکاح جائز سمجھتے ہو جبکہ خالہ اور پھوپھی تم پر حرام ہیں، اسی طرح تم بھائی اور بہن کی بیٹیوں سے بھی نکاح کرو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کی طرح بدکاری میں پڑ جاؤ۔

(تفسیر مدارک، نساء تحت الایة ۲۷ ص ۲۲۳)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اللہ پاک نے کس طرح خواہشات کی پیروی کرنے والوں کی مذمت فرمائی کہ ایسے لوگوں کو جہنم کی غی نامی وادی میں ڈالا جائے گا، اسی طرح دوسری آیت مبارکہ میں منافقین کی مذمت بیان فرمائی کہ وہ لوگ اتباع شہوات میں پڑ کر ذلیل و رسوا ہوئے اور اب وہ دلی بغض و عناد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بھی اس عادتِ بد میں مبتلا کر دیا جائے۔

فی زمانہ مسلمانوں کی عملی حالت کو دیکھ کر یہی اندازہ ہوتا ہے کہ غیر مسلم اقوام اپنی اس ناپاک سازش میں کامیاب ہوتی نظر آرہی ہیں۔ آج مسلمان نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر

اپنی خواہشات کی پیروی میں حد سے بڑھتا جا رہا ہے۔ نفس کی پیروی میں مغربی تہذیب اور اغیار کی عادت و اطوار سے متاثر ہو کر ان جیسے کام کرنے میں مَعَاذَ اللّٰهِ فخر محسوس کرتا ہے۔ مردوں نے عورتوں کی طرز پر لباس کو اپنا معمول بنا لیا، عورتوں نے پردے کو خیر باد کہہ کر گلگی بازاروں میں بے پردہ گھومنا، فیشن کے نام پر تنگ و چُست لباس پہن کر بد نگاہی کا سامان بننے کو گویا مَعُیُوب سمجھنا ہی چھوڑ دیا، بچوں کی تربیت کا حال یہ ہے کہ انہیں دینی علوم سکھانے کے بجائے دُنویٰ علوم و فنون سکھائے جاتے ہیں، اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش جاگ اٹھتی ہے اور اس کی تکمیل کے لئے دینی تعلیم کو چھوڑ کر صرف اور صرف دنیاوی تعلیم پر توجہ دی جاتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اپنی اور اپنی اولاد کی اصلاح اور انہیں بچپن ہی سے فکرِ آخرت کا ذہن دینے کے لئے دعوتِ اسلامی کے ”دینی ماحول“ سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اس دینی ماحول کی برکت سے بے شمار فیشن پرست افراد توبہ کر کے سنتوں کی راہ پر گامزن ہو گئے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! رضائے الہی کی خاطر نفسانی خواہشات کو ترک کرنے کا ذہن بنانے کیلئے اتباعِ شہوات کی مذمت سے مُتَعَلِّق چند احادیثِ مبارکہ پیش کرتا ہوں تاکہ اس خطرناک مرض سے بچنے میں مزید کامیابی حاصل ہو سکے۔ چنانچہ

جَنَّتْ اور دوزخ تم سے قریب ہیں

حضرت عبداللہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان

عالیشان ہے: جنت تم سے اس سے بھی زیادہ قریب ہے جتنا تمہارے جوتے کا تسمہ، جوتے سے قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے (یعنی بہت زیادہ قریب ہے) ہاں! جنت کو تکالیف سے اور دوزخ کو خواہشوں اور لذتوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب حجت النار، ۲/۲۳۳،

حدیث: ۶۳۸۷)

عقل مند اور نادان کون؟

اسی طرح سرکارِ دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هُوَ أَهْلُ تَبَسُّؤِي عَلَى

اللَّهِ

عقل مند اور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے عمل کرے۔ اور عاجز وہ ہے جس نے نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور اللہ پاک (کی رحمت سے جنت ملنے کی) امید رکھی۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۹۶، ح ۲۲۶۰)

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً جنت نعمتوں اور آسائشوں سے بھرپور انتہائی خوبصورت مقام ہے مگر وہاں تک پہنچنا آسان نہیں بلکہ اس کی راہ میں عبادتوں ریاضتوں اور نیکیوں کی صورت میں انتہائی دُشوار گزار گھاٹیاں موجود ہیں جن کو عبور کرنا ضروری ہے۔ جبکہ دوزخ دہشتوں، تکلیفوں اور مختلف عذابوں کی جگہ ہے مگر اس تک رسائی نہایت آسان ہے کیونکہ جہنم کو نفسانی خواہشات سے ڈھانپ دیا گیا ہے تو جو شخص نفس کی ناجائز خواہشات پوری کرتے ہوئے اپنی زندگی بسر کرے گا تو ڈر ہے کہ جہنم میں داخل کر دیا جائے۔ لہذا اہم میں سے جو جنت میں داخلے اور جہنم کے عذاب سے بچنے کا خواہشمند ہے (ہر شخص کو یہ تمنا رکھنی بھی چاہیے)

تو اسے چاہیے کہ نفس کی مخالفت کرتے ہوئے ناجائز خواہشات کے ساتھ ساتھ اپنی جائز خواہشوں پر بھی قابو پانے کی کوشش کرے، کیونکہ جائز خواہشات کو نہ دبانانا جائز خواہشوں میں جا پڑنے کا سبب ہے۔ آئیے! عبرت کیلئے ایک اور حدیث پاک سنتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے رحمتِ کونین، دُکھی دلوں کے چینِ صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جب اللہ پاک نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا تو حضرت جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَام کو جنت کی طرف بھیجا اور اِرشاد فرمایا: جنت اور اس کی اُن نعمتوں کو دیکھو جو میں نے اہل جنت کے لئے تیار کی ہیں۔ حضور نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِرشاد فرماتے ہیں: تو حضرت جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَام جنت میں آئے، جنت اور اہل جنت کے لئے اللہ پاک کی تیارہ کر وہ نعمتیں دیکھ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: تیرے عزت و جلال کی قسم! جو بھی اس جنت کے بارے میں سُنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ پس اللہ پاک نے حکم فرمایا اور جنت کو مشقتوں اور تکالیف سے ڈھانپ دیا گیا۔ پھر اللہ پاک نے حضرت جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَام سے فرمایا: دوبارہ جاؤ جنت اور اس کی نعمتوں کو دیکھو، جو میں نے جنتیوں کے لئے تیار کی ہیں۔ حضور نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِرشاد فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَام دوبارہ جنت میں گئے تو کیا دیکھا کہ اس کو مشقتوں اور تکالیف سے ڈھانپ دیا گیا ہے، حضرت جبرائیل امین عَلَيْهِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ! تیرے عزت و جلال کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: اب دوزخ کی طرف جاؤ اور دوزخ اور اس کے عذابات کو دیکھو، جو میں نے اہل دوزخ کے لئے تیار کئے ہیں۔ حضرت جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَام نے جاکر دیکھا کہ دوزخ کی

آگ) کا ایک حصہ دوسرے پر چڑھ رہا ہے تو اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ! تیرے عزت و جلال کی قسم! کوئی بھی ایسا نہیں جو جہنم (کی سختی) کے بارے میں سُنے اور اس میں داخل ہو (یعنی بچنے کی کوشش کرے گا) پس اللہ پاک کے حکم سے جہنم کو خواہشات و لذات کے پردوں سے ڈھانپ دیا گیا۔ پھر اللہ پاک نے جبرائیل عَلَیْهِ السَّلَام کو حکم دیا: دوبارہ جہنم کی طرف جاؤ۔ جبرائیل عَلَیْهِ السَّلَام گئے اور بارگاہِ الہی میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ! تیری عزت و جلال کی قسم! مجھے خوف ہے کہ اب اس سے کوئی بھی نہ بچ پائے گا، بلکہ (شہوات میں مبتلا ہو کر) اس میں جا پڑے گا۔“

(ترمذی، حدیث: ۲۵۶۹/۲۵۲)

حدیث پاک کی تشریح:

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ”شہوات“ سے مراد وہ دنیاوی امور ہیں جن کے ذریعے لذت حاصل کی جاتی ہے، خواہ شریعت نے اس سے بلا واسطہ منع کیا ہو یا اس کے کرنے سے احکاماتِ الہی میں سے کسی حکم کا ترک لازم آتا ہو۔ نیز مُشْتَبَہ (جن میں شک ہو) اور وہ جائز و مُباح کام جن پر عمل کے باعث حرام میں پڑنے کا خوف ہو، سب اس (شہوات) میں داخل ہیں۔ (فتح الباری، ۱۱/۲۴۳) چنانچہ،

حضرت عطیہ بن سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ حَضُور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذیشان ہے: آدمی اس وقت تک مُتَّقِي و پرہیزگار نہیں ہو سکتا جب تک ناجائز کاموں سے بچنے کے لئے جائز و مُباح کاموں کو نہ چھوڑ دے۔

(مسند درک للحاکم، ۵/۴۵۴، حدیث: ۷۹۶۹)

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ تکلیفوں اور مشقتوں کے اس دریا کو عبور کرنے کے بعد ہی بندہ جنت میں داخل ہو سکتا ہے اور نفسانی خواہشات کی پیروی کو چھوڑ

کر ہی دوزخ سے چھٹکارا پاسکتا ہے۔ حضرت علیؑ المرَضی کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْكَرِيمِ نے کوفہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! مجھے تم پر سب سے زیادہ لمبی اُمیدوں اور نفسانی خواہشات کی پیروی کا خوف ہے، کیونکہ لمبی اُمیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں اور نفسانی خواہشات کی پیروی حق سے بھٹکا دیتی ہے، خبردار! بے شک دُنیا پیٹھ پھیرنے والی ہے اور یقیناً آخرت آنے والی ہے اور ان دونوں ہی کے چاہنے والے ہیں، پس تم آخرت کے چاہنے والے بنو اور دُنیا کے چاہنے والے نہ بنو، آج عمل ہے حساب نہیں اور کل (قیامت میں) حساب ہوگا، عمل کا موقع نہیں ہوگا۔ (الزهد)

(وقصر الامل، ص: ۵۸)

حضرت عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے قبر کو دیکھ کر بہت زیادہ رونے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اپنی تنہائی یاد آجاتی ہے کیوں کہ قبر میں میرے ساتھ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ ہوگا، (پھر نیکی کی دعوت کے مدنی پھول عنایت کرتے ہوئے) فرمایا: جس کیلئے اُس کی دُنیا قید خانہ ہے، اُس کیلئے اُس کی قبر جنت اور جس کیلئے اُس کی دُنیا جنت ہے اُس کی قبر اُس کیلئے قید خانہ ہے، جس کے لئے دُنیا کی زندگی بطور قید تھی موت اُس کی رہائی کا پیغام ہے، جس نے دُنیا میں نفسانی خواہشات کو ترک کیا وہ آخرت میں پورا پورا حصہ پائے گا، بہتر شخص وہ ہے جو کہ اس سے پہلے کہ دُنیا سے چھوڑے وہ خود دُنیا کو ترک (یعنی چھوڑ) چکا ہو اور اپنے پروردگار سے ملنے سے قبل اُس سے راضی ہو گیا ہو۔ ہر شخص کی قبر کا معاملہ اُس کی دُنوی زندگی کے مطابق ہے یعنی نیکیوں میں زندگی گزارے تو قبر میں راحتیں اور اگر گناہ کرتے ہوئے مَرَاتُو ہلاکتیں ہی ہلاکتیں۔ (موعظہ حسنہ، ص ۶۱-۶۲) نیکی

(کی دعوت، ص: ۵۶)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندے قبر کے اندرونی حالات پر کتنا غور فرمایا کرتے تھے اور دُنیا کی بے ثباتی اور خواہشاتِ نفس کی پیروی سے کس قدر دُور رہا کرتے

تھے، یقیناً یہ حضرات جانتے تھے کہ دُنیا سے دل لگانا اور خواہشات کے پیچھے چلنا آخرت کیلئے خسارے کا باعث ہے مگر افسوس! ہم بارہا قبرستان جا کر کتنے ہی مُردوں کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں بھی اتار چکے ہوں گے لیکن پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے کہ خواہشات کی پیروی کرنے والے اور دُنیا ہی کو اپنا سب کچھ سمجھنے والے آج قبروں میں اپنی کرنی کا پھل بٹھکتے رہے ہیں۔ یاد رکھئے! باہر سے بظاہر یکساں نظر آنے والی قبریں اندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں، کسی کی قبر گُل و گلزار اور باغ و بہار ہوتی ہے جبکہ کسی کی قبر سُکلتی انگار اور سانپ بچھوؤں کا غار ہوتی ہے، ذرا اتنا ہی غور کر لیجئے کہ نفسانی خواہشات میں کھو کر صرف ایک نماز ترک کرنے پر یا ایک بار جھوٹ بولنے پر یا ایک بار غیبت کرنے کے سبب یا ایک بار بد نگاہی کے باعث یا ایک بار گانا سننے یا ایک فلم دیکھنے یا ایک گالی نکالنے یا ایک بار غصے سے بلا اجازت شرعی کسی کو جھاڑنے یا ایک بار داڑھی مُنڈانے یا ایک مُٹھی سے گھٹانے کی سزا میں اگر پکڑ کر تنگ قبر کے اندر گھپ اندھیرے اور خوفناک تنہائی میں رکھ دیا جائے تو کیا گزرے گی! یقیناً خائفین (یعنی اللہ پاک سے ڈرنے والوں) کیلئے یہ تصوّر ہی لرزہ دینے والا ہے۔ یہ تو صرف دُنوی تصوّر ہے ورنہ اللہ پاک کی ناراضی کی صورت میں مرنے کے بعد جن عذابات قبر کا سامنا ہو گا، وہ کون برداشت کر سکے گا؟ ”حَلِیْہُ الْاَوْلِیَاءِ“ میں روایت ہے: جب بندہ قبر میں داخل ہوتا ہے تو اُس کو ڈرانے کے لئے وہ تمام چیزیں آجاتی ہیں جن سے وہ دُنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ پاک سے نہ ڈرتا تھا۔ (حَلِیْہُ الْاَوْلِیَاءِ ج ۱۰ ص ۱۲ رقم ۱۳۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! خواہشاتِ نفس اور اتباعِ شہوات سے بچنے ہی میں عافیت ہے۔ جو لوگ اللہ پاک کی رضا کی خاطر نفسانی خواہشات کو چھوڑ دیتے ہیں، اللہ پاک انہیں بطور

انعام جنت کی ابدی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے۔ چنانچہ پارہ 30 سُوْرَةُ النَّازِعَاتِ آیت نمبر 40، 41 میں ارشاد ہوتا ہے:

تَزَجِبُهُ كَذِبُ الْعُرْفَانِ: اور راہ وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿٤٠﴾
(پ 30، النزعت آیت نمبر 40۔)

اس آیت میں اللہ پاک نے اتباعِ شہوات سے بچنے والوں کی تعریف فرمائی ہے اور انہیں جنت کی بشارت سے بھی نوازا ہے۔

حضرت ابو سلیمان دارانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: نفس کی خواہشوں میں سے کسی ایک خواہش کو ترک کر دینا، دل کے لئے ایک سال کے روزوں اور سال بھر کی راتوں کے قیام سے بھی زیادہ فائدہ مند ہے۔ (تُوْتُ الْقُلُوبِ، ج ۲، ص ۳۳۶) (فیضانِ سنت، ص: ۷۳۳)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ نفسانی خواہشات سے بچنے کے کس قدر فضائل ہیں کہ جو اپنے اوپر خواہشات کے دروازے بند کر لیتا ہے تو اللہ پاک اسے جنت کی نعمت سے نواز دیتا ہے۔ لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ان انعامات و اکرامات سے محروم نہ رہیں اور ان کے حصول کیلئے نفسانی خواہشات سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتے رہیں۔ اتباعِ شہوات پر اُبھارنے والے کئی اسباب ہو سکتے ہیں، آئیے! ان میں سے پانچ (5) اسباب اور ان کا علاج ذکر کرتا ہوں تاکہ ان مہلکات (ہلاک کرنے والی چیزوں) سے بچنا مزید آسان ہو سکے۔

(۱) جلد اثر قبول کرنے کی عادت

کسی چیز کی تعریف سُن کر یا کسی کے پاس کوئی چیز دیکھ کر یہ خواہش دل میں پیدا ہو کہ یہ چیز میرے پاس بھی ہونی چاہیے (جیسے کسی کا اچھا موبائل، لپ ٹاپ (LapTop)، آئی پیڈ (I-Pad)، گھر

دُکان اور گاڑی وغیرہ) ان چیزوں کو دیکھیں تو اب ہمیں خواہ اُن کی حاجت ہو یا نہ ہو، بس ایک دُھن سر پر سوار ہو جاتی ہے کہ کسی طرح میں بھی یہ چیزیں حاصل کر لوں، اب ان چیزوں کا حُصول مُشکل ہونے کی وجہ سے یہ شخص اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لئے جائز و ناجائز حُدود کو پار کرتا چلا جاتا ہے اور یوں تباہی کے عمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں جا پڑتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ ایسا شخص اپنی ضروریات اور ناجائز خواہشات میں تمیز کرنے کی عادت ڈالے، اس حوالے سے کسی نیک اور مُخلص دوست سے مُشاوَرَت کر لے اور خواہشات نَفسانِیہ کی مذمّت اور اس کے نُقصانات پر غور کرے اور جائز خواہش کے حُصول کے لیے جائز طریقے ہی اختیار کرے۔

(۲) فضول خرچی کی عادتِ بد

اسی طرح اتباعِ شہوات پر اُبھارنے کا ایک سبب فضول خرچی کی عادتِ بد بھی ہو سکتی ہے کیونکہ جس شخص میں بھی فضول خرچی کی عادت ہو گی وہ ہر پسند آجانے والی چیز کو خریدتا چلا جائے گا اور یہ نہیں سوچے گا کہ میں جس چیز کو خرید رہا ہوں، وہ میرے کام کی بھی ہے یا نہیں اور یوں ایسا شخص خواہشات کی اتباع میں اپنا کثیر مال ضائع کرتا چلا جاتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ مال خرچ کرتے ہوئے اپنی ضرورت کو پیشِ نظر رکھے، بلا ضرورت کوئی چیز نہ خریدے، ممکن ہو تو فضول چیز پر خرچ کی جانے والی رقم صدقہ کر دے۔ یاد رکھے! جس جگہ شراً، عادتاً یا مروتاً خرچ کرنا منع ہو وہاں خرچ کرنا مثلاً فسق و فُجور و گناہ والی

جگہوں پر خرچ کرنا، اجنبی لوگوں پر اس طرح خرچ کرنا کہ اپنے اہل و عیال کو بے یار و مددگار چھوڑ دینا، اسراف (فضول خرچی) کہلاتا ہے۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات ص ۳۰۱) اسراف اور فضول خرچی خلاف شرع ہو تو حرام اور خلاف مروت ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔ (العقدیۃ الندیہ ج ۲ ص ۲۸، بطنی

بیماریوں کی معلومات ص ۳۰۷)

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامتہ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سنت جلد اول صفحہ 256 پر ہے: مشہور مفسر قرآن حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ تفسیر نعیمی جلد 8 صفحہ 390 پر فرماتے ہیں: اسراف کی بہت تفسیریں ہیں (۱) حلال چیزوں کو حرام جاننا (۲) حرام چیزوں کو استعمال کرنا (۳) ضرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا (۴) جو دل چاہے وہ کھاپی لینا، پہن لینا (۵) دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رہنا، جس سے معدہ خراب ہو جائے، بیمار پڑ جائے (۶) مضر اور نقصان دہ چیزیں کھانا پینا (۷) ہر وقت کھانے پینے پہننے کے خیال میں رہنا کہ اب کیا کھاؤں گا، آئندہ کیا پیوں گا (روح البیان ج ۳ ص ۱۵۴) (۸) غفلت کیلئے کھانا (۹) گناہ کرنے کیلئے کھانا (۱۰) اچھے کھانے پینے، اعلیٰ پہننے کا عادی بن جانا کہ کبھی معمولی چیز کھاپی نہ سکے (۱۱) اعلیٰ غذاؤں کو اپنے کمال کا نتیجہ جاننا۔ غرضیکہ اس ایک لفظ میں بہت سے احکام داخل ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۸ ص ۳۹۰ مرکز الاولیاء لاہور)

(۳) دوسروں کے احوال میں بے جا غور و فکر

اسی طرح اتباع شہوات میں پڑنے کا ایک سبب دوسروں کے احوال میں بے جا غور و فکر کرنا ہے، دوسروں کے اعلیٰ لباس، عالیشان محلات اور شاہانہ رہن سہن وغیرہ کے بارے میں بے جا غور و فکر نہ صرف حسد جیسے مہلک (ہلاک کرنے والے) مرض کو جنم دیتا ہے بلکہ اس سے اتباع شہوات کی آگ بھی دل میں بھڑک اٹھتی ہے، پھر ایسا شخص خواہشات کی تکمیل میں اندھا ہو کر

تحصیل مال کے لئے ناجائز ذرائع تک اختیار کرنے لگ جاتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ ایسا شخص لوگوں کے احوال میں غور و فکر کرنے سے پرہیز کرے، جو کچھ اللہ پاک نے اسے عطا فرمایا ہے، اس پر صبر و شکر کرے، اپنے سے اذنی حیثیت والے کو دیکھ کر شکر ادا کرے اور بزرگان دین رَحِمَهُمُ اللہُ اَلْمُبِیْن کی سیرت کا مطالعہ کر کے ان کے معمولاتِ زندگی میں غور و فکر کرے تاکہ نیکی اور بھلائی کی جانب دل راغب ہو سکے۔

(۴) اپنی اصلاح سے غفلت

اتباعِ نَفْس و شیطان کا ایک سبب اپنی اصلاح کی جانب توجہ نہ دینا ہے، کہ جو شخص اپنا مُحاسبہ (Accountability) نہیں کرتا وہ کبھی بھی اپنی خامیوں اور گناہوں پر مطلع نہیں ہو پاتا، یوں وہ شیطان کی پیروی میں مبتلا ہو کر گناہ پر گناہ کرتا ہی رہتا ہے۔

علاج

ایسے شخص کو چاہیے کہ روزانہ اپنے نَفْس کا مُحاسبہ (Accountability) کرے، جسے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں ”نیک اعمال کا جائزہ لینا“ کہتے ہیں، رات کو سونے سے قبل اس بات پر غور کرے کہ آج میں نے کون کون سے اچھے اعمال کئے ہیں؟ اور کون کون سے بُرے عمل اور گناہ مجھ سے سَرَزَد ہوئے ہیں؟ گناہوں پر اپنے نَفْس کو ملامت کرے اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کرے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شِیْخِ طَرِیْقَتِ، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ کے عطا کردہ ”72 نیک اعمال“ بھی نَفْس کا مُحاسبہ کرنے میں بہت معاون ہیں اور پھر یہ کہ روزانہ نیک اعمال کا جائزہ لے کر ہر ماہ نیک اعمال کا رسالہ جمع کروانا ذیلی حلقے کے بارہ (12) دینی کاموں میں

سے ایک دینی کام بھی ہے۔ ”نیک اعمال“ پر عمل اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے اور قبر و آخرت کی تیاری کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ لہذا آپ بھی ”نیک اعمال“ پر عمل کیجئے، روزانہ نیک اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کا سالہ پُر کیجئے اور ہر ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروا دیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ اس کی برکت سے اتباعِ شیطان جیسے مُؤذی مَرَض اور دیگر گناہوں سے بھی بچنے کا ذمہ ن ملے گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ

(۵) شکم سیری

اسی طرح اتباعِ شہوات میں پڑنے کا ایک سبب شکم سیری یعنی پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے، کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جس کا پیٹ بھرا ہوا ہو، اس شخص پر شیطان باسانی غالب آجاتا ہے جس کی وجہ سے نیکیوں میں دل نہیں لگ پاتا بلکہ نَفْسانی خواہشات جاگ اُٹھتی ہیں اور پھر اس کی وجہ سے گناہوں میں دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔

جاندار بدن کی آفتیں

حضرت یحییٰ مُعَاذِ رَازِی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کے کھانے کا عادی ہو جاتا ہے، اُس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے، وہ شہوت پَرَسْت ہو جاتا ہے اور جو شہوت پَرَسْت ہو جاتا ہے، اُس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں، اُس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دل سخت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رَنگینیوں میں غرق ہو جاتا ہے۔ (المنہات للمسقاتی باب الخماسی ۵۹)

پیٹ پر گناہوں کی یلغار

پیارے اسلامی بھائیو! تشویش سخت تشویش کی بات ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا،

بِرَكَاتِهِمْ الْعَالِيَةِ نے مایہ ناز تصنیف بنام ”پیٹ کا فُھلِ مدینہ“ تحریر فرمائی ہے۔ اس کتاب کے مُطلَع کی برکت سے اِنْ شَاءَ اللهُ آپ کو کھانے کے آداب، ہُھوک سے کم کھانے کے فوائد، صحت مندرہنے کے اُصول اور اس کے علاوہ بھی بے شمار مدنی چُھول چُننے کو ملیں گے۔ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے اس کتاب کو ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو ریڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

مکتبۃ المدینہ

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات میں سے ایک مکتبۃ المدینہ بھی ہے۔ دورِ حاضر میں پیغامات کی ترسیل اور کتب و رسائل کی اشاعت کے لئے جدید ذرائع اور وسائل کا استعمال بڑی تیزی کے ساتھ عام ہوتا جا رہا ہے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان جدید ذرائع کو نیکی کی دعوت کی دھو میں مچانے یا دیگر جائز مقاصد کے لئے ہی استعمال کیا جاتا، مگر افسوس کہ بعض باطل قوتوں نے ان ذرائع ابلاغ کو اپنے مفادات کی تکمیل کا ہتھیار بنا لیا، جس کی مدد سے وہ شب و روز اپنے گمراہ کن عقائد کی ترویج و اشاعت کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کو راہِ حق سے ہٹانے میں مصروف ہیں۔ الغرض ایک طرف بے عملی کا سیلاب اپنی تباہیاں مچا رہا تھا تو دوسری طرف بد عقیدگی کے خوفناک طوفان کی ہولناکیاں بربادی کے بھیانک مناظر پیش کر رہی تھیں، لہذا شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ نے اس پُرفتن حالات میں بھی بد عقیدگی کے اس سیلاب کے آگے بند باندھنے کی انتھک کوششیں فرمائیں بالآخر آپ کی مخلصانہ کوششیں رنگ لائیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۲۰۰۶ھ بمطابق 1986ء میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا شاندار آغاز

ہو گیا۔ دعوتِ اسلامی کے اس شعبے سے اڈلاً صرف بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں اور پھر اللہ پاک کے فضل و کرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے ایسی ترقی نصیب ہوئی کہ آڈیو کیسٹوں سے اپنے کام کا آغاز کرنے والے ادارے مکتبۃ المدینہ کے تحت آج کراچی میں باقاعدہ پریس (Press) قائم ہیں، جو اس شعبے سے متعلق ہر قسم کی جدید سہولیات و ضروریات سے آراستہ ہیں۔ اس مُخْتَصَر عرصے میں مکتبۃ المدینہ سے جہاں سُنْتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکروں کی لاکھوں لاکھ کیسٹیں اور وی سی ڈیز (VCDs) دُنیا بھر میں پہنچیں، وہیں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دیگر علمائے اہلسنّت کَرَّمَہُمُ اللہُ کی کتابیں بھی شائع ہو کر کثیر تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنْتوں کو زندہ کرنے کا سبب بن رہی ہیں۔

نیک عمل نمبر 29 کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیو! خواہشاتِ نفس کی پیروی سے بچنے اور سنتِ رسول کی اتباع کرنے کا ذہن پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں حصہ لیجئے۔ شیخ طریقت امیر اہلسنّت کے عطا کردہ ”72 نیک اعمال“ پر عمل کیجئے۔ 72 نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل نمبر 29 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے سنت کے مطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دعائیں پڑھیں؟ اس نیک عمل پر عمل کرنے کی برکت سے نا صرف ہم سنت کے مطابق کھانا کھانے والے بن جائیں گے بلکہ بھوک سے کم کھا کر اتباعِ خواہشات سے بچنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

نیت کی سنتیں اور آداب

پیارے پیدے اسلامی بھائیو! آئیے! نیت کی سنتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ”إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ“ یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری، ۱/۵، حدیث: ۱) (2) فرمایا: ”نِيَّةُ الْمُوْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ“ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر للطبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۲۲) ☆ ہر جائز کام میں ایک سے زیادہ اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں۔ (بہار نیت، ص ۱۰) ☆ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی نیک کام کا ثواب نہیں ملتا۔ (ثواب بڑھانے کے نئے، ص ۳) ☆ عمل خیر میں اچھی نیت کا مطلب یہ کہ دل عمل کی طرف متوجہ ہو اور وہ عمل رضائے الہی کے لئے کیا جا رہا ہو۔ (بہار نیت، ص ۱۰) ☆ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہ لینا زیادہ بہتر ہے (بہار نیت، ص ۱۰)

﴿اعلان﴾

نیت کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع

میں پڑھے جانے والے 6 ڈرود پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا ڈرود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

الْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاوِدِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔⁽¹⁾

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔⁽²⁾

﴿3﴾ رَحمت کے ستر دروازے

صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔⁽³⁾

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

1... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصاً

2... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۲۵

3... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللَّهِ
حضرت احمد صاوی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ بَعْضُ بُزْرِ گُوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُودِ شَرِيفِ كُو اِيك
بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُودِ شَرِيفِ پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔⁽¹⁾

﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنْوَرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صدیق اکبر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ
چلا گیا تو سرکارِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پَاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔⁽²⁾

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَيِّبِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعَتِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شَافِعِ اُمِّمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَافِرْمَانِ مُعْظَمِمْ هِيَ: جُو شَخْصِ يُوں دُرُودِ پَاک پڑھے، اُس کے

لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔⁽³⁾

﴿1﴾ اِيك هَزَارِ دِنِ كِي نِيكِيَاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ

1... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الثانية والخمسون، ص 149

2... القول البدیع، الباب الاول، ص 25

3... الترغیب والترہیب ج 2 ص 329، حلیث 31

حضرت ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔⁽¹⁾

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کر لی

فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْرِ حاصل کر لی۔⁽²⁾

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(خدا نے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 25 مئی 2023ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل

دورانہ 15 منٹ

نیت کی بقیہ سنتیں اور آداب

☆ نیت سے عبادت کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (بہار نیت، ص ۱۱) ☆ دل میں نیت نہ ہو تو زبان سے نیت کے الفاظ ادا کر لینے سے نیت نہیں ہوگی۔ (بہار نیت، ص ۱۰) ☆ جو اچھی نیتوں کا عادی نہیں اسے شروع میں بہ تکلف اس کی عادت بنانی پڑے گی، نیک کام شروع کرنے سے قبل کچھ رُک کر موقع کی مناسبت سے نیتوں کے لئے یکسو ہو جانا مفید ہے۔ (ثواب بڑھانے کے نسخے، ص ۳۸۳) ☆ نیتوں

1... مجمع الزوائد، کتاب الادعية، باب في كيفية الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۴۳۰۵

2... تاریخ ابن عسکری، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

کی عادت بنانے کے لئے ان کی اہمیت پر نظر رکھتے ہوئے سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذہن بنانا پڑے گا۔ (ثواب بڑھانے کے نسخے، ص ۳۱۱) ☆ حضرت نعیم بن حماد رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے تھے کہ ہماری پیٹھ کا کوڑوں کی مار کھانا ہمارے لئے نیتِ صالحہ سے زیادہ آسان ہے۔ (تنبیہ المفغدین، ص ۲۵) ☆ حضرت علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا: بندے کو اچھی نیت پر وہ انعامات دیئے جاتے ہیں جو اچھے عمل پر بھی نہیں دیئے جاتے کیونکہ نیت میں ریاکاری نہیں ہوتی۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۱/۱۵۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

☆ قننہ مشہوت سے بچنے کی دُعا

دُعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق ”قننہ مشہوت سے بچنے کی

دعا“ یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّسَاءِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ پاک! میں عورتوں کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (فیضانِ دعا، ص ۲۸۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصَلَّفِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال

کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسيوطی، ص ۲۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آئیے انیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کر لیجئے۔

(1) رِضَائِےِ الہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی

ترغیب دوں گا۔

25 مئی 2023 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرون ملک کے لئے

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہو اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالائوں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہو تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ

آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فلاں فلاں یا اتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل

کروں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں

ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی التاماً) کا نشان اور

عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی

تھے وہاں نمازوں کے اوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں

نمازوں کے بعد کم از کم ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص اور تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا پڑھی؟ (6) کثرُ الاِیمان مع خزانہ

العرفان یا نور العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطِ الجہان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ

یا سُن لے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اور ادا پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار درود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی

بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں (یعنی غیبت

گانے باجوں، بڑی اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یاکار یا بس وغیرہ میں سَتر کے دوران خود کو فضول نگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رسالے یا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے آذان و اقامت کا جواب دیا؟ (14) گھر میں یا باہر کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غصے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رسالے کے خانے پڑھنے؟ (16) ”مرکزی مجلس شوریٰ“ کے اصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں قرآن کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے ان کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مدنی درس (مسجد، دکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) یا سنا؟ (25) سنت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلمشا شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کاڑھ لیس رکھنے کی سنت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سنت کے مطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) ان سنتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جانا، قبلہ رخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سنتِ قبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃ اللیل ادا کی؟ (34) او امین یا اشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سنتِ قبلیہ پڑھیں؟ (36) انفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چٹیل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) استعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و بچھلی کرنے / سننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مدنی چٹیل“ دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے ڈیبوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوجود) قرض خواہ کی اجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نفاق و ریاکاری کا جرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزت بنانے کے لئے اس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی ستھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44)

کسی مسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحت شرعی) اس کا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سنا؟ (48) اپنے والدین اور پیرو مشرک کے لئے دعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسْرَاف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اسلامی بھائی (خصوصاً سڑتے دار) سے مَعَاذَ اللّٰہِ کوئی بُرائی صادر ہو جائے اور اصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا بل کر، براہِ راست (زری سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللّٰہِ بلا اجازت شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی الزام تراشی، دل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضُولِ اسْتِعْمَالِ (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاقِ مسخری، طنز، دل آزاری اور تہقہبہ لگانے (یعنی کھل کھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا ادب و احترام، بجالاتے؟

نقلِ مدینہ کارکردگی

☆ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆ گناہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اس ہفتے کسی نہ کسی اسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مدنی مذاکرہ دیکھنے / سننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں اول تا آخر (یعنی مغرب تا شروق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اس ہفتے یومِ تعطیلِ اعیان کی سعادت پائی؟ (61) اس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا ڈھکیارے کے گھریا اسپتال جا کر سُنت کے مطابق عیادت یا غنحواری یا عزیز کے انتقال پر تعزیت کی؟ (62) اس ہفتے پیر شریف (بارہ جانے کی صورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رسالہ پڑھ یا سن لیا؟ (64) اس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟ (65) اس ہفتے کم از کم ایک اسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احوال میں تھے، یا پہلے اجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے ان کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رسالہ قیل یعنی پڑ کر کے اپنے نگران و ذمہ دار کو جمع کرادیا؟ (68) اس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اس ماہ کسی سُنی عالم (یا امام مسجد، مؤذن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زندگی بھر کے نصاب کا مطالعہ فرمایا؟ (72) زندگی میں ایک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف

کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دن کا اصلاحِ اعمال کورس، 7 دن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کر لی؟

دعائے امیرِ اہل سنت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پڑ کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔

اٰمِيْن بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّد